نکاح خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ
وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ

4:2 يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مَردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

33:71 يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔

33:72 يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

59:19 يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اس آیت سے یہ پتا چلتا ہے کی جو بھی ہم کریں وہ تقوی پر مبنی ہونا چاہیے، تقوی پر مبنی جو بھی چیز ہو وہ آسمان کی بلندی پر پہنچتا ہے اور اسکا پھل ہمیشہ ملتا ہے اور جب ہم تقوی کو چھوڑے گے وہ زمین پر گر پڑے گا اور ادھر ہی ختم ہو جائے گا۔

اس آیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس میں رحمی رشتہ کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب دو جان ایک ہو جاتے ہے، دونوں خاندان ایک ہو جاتے ہے، اور لڑکی کے ماں باپ لڑکے کے ماں باپ بن جاتے ہے اور لڑکے کے ماں باپ لڑکی کے ماں باپ بن جاتے ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کے ماں باپ کو اپنا سمجھ کر دونوں کے مشکلات دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

شادی ایک خوشی کا موکا ہے اور ہر ایک خوشی میں ایک شکر کا حصہ بھی ہے۔ ہم اید کہ دن پہلے نماز پڑھکر ہی خوشیاں مناتے ہے۔ لیکن شادی میں ایسے نماز کا حکم تو نہیں ہے۔ بلکہ، خدا کے بعد اپنے ماں باپ کو یعد کر کے ان کے لئے خدمت کرنے کا موقعہ تو شادی کے بعد ہی ملتا ہے۔ بچپن سے وہ ہمیں پال پوسکر بڑا کیا، ہمارے ہر ضرورتوں کا خیال رکھ کر انکی خوسیاں چھوڑ کر وہ ہمارے لئے زندگی گزاری۔ انکے احسانات کا بدلا تو ہم نہیں دے سکتے لیکن جب ہم خوشیاں منا رہے ہیں، انکے زندگی میں بھی اس خوشی کی جلکیاں لانے کی کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ ماں باپ کو بھولنے والے نافرمان اولاد کی ترح ہم کو نہ بننا چاہیئے۔ اس ضمن قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ:-

17:24 وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوٓاْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

17:25 وَٱخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً

اور ان دونوں کے لئے عجز کا پَر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔

ماں تو اپنے اولاد کو دس مہینے پیٹ میں پالتی ہے اور جو بھی خدمت ماں کرتی ہے ظاہر ہوتی ہے اور سب کے نظر میں پڑتی ہیں۔ لیکن باپ ا پنے اولاد کا بوجھ بیس سال سے زیادا اٹھاتا ہے۔ انکا کھانا پینا، کپڑا، پڑائی، رہن سہن، سب کا بوجھ باپ کے کھندھوں پر پڑتے ہے۔ باپ کا خدمت تو مخفی ہوتی ہے اور جوانی میں انکی مشکلات کا پتا نہیں چلتا۔ ہمیں اولاد ہونے کے بعد اور خد مشکلات سہنے کہ بعد ہی پتا چلے گا کی اولاد کا بوجھ کتنا بھاری ہے۔ اس لئے باپ کا زکر خدا کے زکر کے ساتھ خدا نے جوڑ دیا۔

2:201 فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْراً

اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ ذکر

اس لئے والدیں کو غم دیکر انکے مرزی کہ خلاف شادی کرنا گناہ ہے۔ گناہ کرنے کہ بعد توبہ کرنا ہی باقی رہتا ہے۔ جو بھی ایسی شادی کرتا ہے انکو چاہیئے کی خدا سے بہت استغفار کرے، اپنے والدیں سے مافی مانگے اور انکے غم مٹانے کے لئے بہت خدمت کرے، تا کہ اپنے والدیں کی دل سے انکے لئے دعائیں نکلے۔

شکر کرنے کی عادت ایک بہت بڑی نعمت ہے اگر یہ جزبہ ہمارے دل میں پیدا ہو جائے تو پھر کوئی چیز کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ہمیں خدا کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم شکر کریں تو خدا ہم کو اور زیادہ نعمت عطا کرے گا۔

14:08 وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِى لَشَدِيدٌ

اور جب تمہارے ربّ نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کروگے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

شکر کہ بعد سچائی کا ایک بہت اہم مرتبا ہے۔ جو بھی سلسلہ، اچھائی کا ہو یا برائی کا، اُسے آگے لے جانے کہ لئے سچائی بہت ضروری ہے۔ ایک partnership business کو آپ دیکھو۔ ایک پارٹنر (partner) اس میں دھوکہ بازی سے کام لے گا تو وہ ادھر ہی ختم ہو جائیگا۔ شادی بھی ایک عہد ہے، وہ سچائی کے ساتھ پورا کرنا دونوں کی ذمّہ داری ہے۔ خدا تعالا کا ارشاد ہے کی

33:71 يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوْلاً سَدِيداً

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔

22:31 فَٱجْتَنِبُواْ ٱلرِّجْسَ مِنَ ٱلأَوْثَانِ وَٱجْتَنِبُواْ قَوْلَ ٱلزُّورِ

پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

قرآن کریم میں جو پہلی سزا بتائی گئی ہے وہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہے۔

2:11 وَلَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

اور ان کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

جو بھی جھوٹ بولے گا خدا تعالا اس کو اخر ظلیل کر کے ہی چھوڑے گا۔ اس لئے جو بھی اپنی عزت کو اپنے قابو میں رکھنا چاہتا ہے تو پھر سچائی اسکی زندگی کی ہمسفر ساتھی ہو گی۔

ہمیں ہر قدم پر خدا تعالا کو یاد رکھنا چاہیئے اور اس سے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ شادی کے موقعہ پر بھی کچھ ایسی دعائیں ہے جو ہمیں یاد کرکے اس پر عمل بھی کرنا ہے۔

ایک حدیث میں رسول ﷺ نے فرمایا جب دلہا پہلی بار دلہن سے ملتا ہے، اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا کرے: "اے خدا، ہمارے رشتے کو ہمیشہ قائم کرکے رکھنا" تو پھر ان دونوں کے رشتہ کو خدا ہمیشہ مضبوط رکھے گا اس میں جو بھی مشکلات آجائے۔

ہر ایک شخص میں اچھائی بھی ہوتی ہے اور برائی بھی - اور ایسی برائ جو اس وقت مخفی ہے بعد میں ظاہر ہوگا اور بعد میں ہمیں پتا چلے گا۔ اس لئے بعد میں آنے والی بداخلاق سے بچنے کے لئے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے

25:75 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَاماً

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

یہ دعا بچپن سے لے کر زندگی کے اخری دم تک جاری رکھنا ہے اور ازواج کے لفظ میں ہمارے رشتہ دار، ساتھی، دوست سب شامل ہے۔
جو پہلی آیت مینے آپکے سامنے تلاوت کی تھی اسکے بعد یہ آیتِ کریمہ اتی ہے۔

4:3 وَآتُواْ ٱلْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَتَبَدَّلُواْ ٱلْخَبِيثَ بِٱلطَّيِّبِ وَلاَ تَأْكُلُوۤاْ أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوباً كَبِيراً

اور یتامیٰ کو اُن کے اموال دو اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلہ میں نہ لیا کرو اور ان کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

دلہن جب ماں باپ کو چھوڑ کر دوسرے گھر میں اتی ہے وہ بھی ایک یتیم کی طرح ہوتی ہے اور ا پنے ساتھ کچھ زیورات بھی لیکر اتی ہے۔ اس کے مال کا ناجائز فائدا اٹھانا بہت برا کام ہے ا اور وہ خدا کے نزدیک گناہ ہے۔

ایسے بھی ماں باپ ہوتے ہے جب اپنی بیٹی گھر سے فارغ ہوتی ہے تو یہ سمجھتے ہیں کی لڑکی تو چلی گئی اور اسے کچھ دینے کی ضرورت نہیں ہیں۔ پھر سارے مال کسی دوسرے بیٹے یا بیٹی کو دے دیتے ہے۔ اپنے اولاد کی درمیان انصاف کے ساتھ پیش انا والدین کا بھی فرض بنتا ہے جیسے خدا نے حکم دیا ہو۔ اور جو بھی اس میں گڑبڑ کرے گا، ان سے خدا نے بہت بڑی تاکید کی ہے۔ یہ ماں باپ کو ہمیشہ یادر کھنا چاہئے۔

وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَاراً خَالِداً فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ 4:15

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے تو وہ اسے ایک آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہنے والا ہوگا اور اس کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

ابھی میں شادی کی اصلی مقصد کی طرف لوٹتا ہوں۔ شادی کی اصلی مقصد کے بارے میں خدا تعالا کا فرمان ہے کہ: -

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوٓاْ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ 30:22

اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

اپس میں محبت پیدا کرنا ہی شادی کا مقصد ہے۔ اس میں دونوں کا ذمّہ داری بہت بڑی ہے۔ محبت تو اکیلی پیدا ہو نہیں سکتی، اسکے لئے دونوں کی کوشش ہونا بہت ضروری ہے۔ اپس میں دونوں ایسا خیال

رکھنا چاہئے کی، ایک دوسرے پر بوجھ بننے کے بجاے سہارا بن جائے۔ شادی سے پہلے سے بھی اس مقصد کے لئے دعائیں کرنی چاہئے اور یہ دعائیں ہمیں سکھائے گئے ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَاماً25:75

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

شادی کے بعد اولاد پیدا ہوتی ہے۔ نیک اولاد تو خدا کی ایک نعمت ہے۔ نیک اولاد کی تمنّا کافی نہیں، وہ پورا ہونے کے لئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہے کی جب ہم دولت کما لے تو پھر سب کچھ پا لیا اور خدا کو بھولنا شرو کرتے ہیں۔ پھر جب اس کو اولاد کی طرف سے ٹکرا جاتی ہے تو پھر آنکھ کھل جاتی ہے۔ جب ہم خدا کو بھولتے ہے اس کا مطلب یہ ہے کی ہم نے اپنے آپ کو بھلا دیا یا کھو دیا۔ ہمارے دولت سے بچوں کو نیک نہیں بنا سکتے۔ اس لئے دعا کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ دعائیں ہمیشہ ہمیشہ یاد کر کے زندگی کا ایک حصہ بنانا چاہئے۔

رَبِّ لاَ تَذَرْنِي فَرْداً وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَارِثِينَ21:90

اے میرے ربّ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

اکیلاپن اولاد نہ ہونے پر بھی اور ہونے پر بھی محسوس ہو سکتا ہے ۔ اولاد ہونے کے بعد بگڑ بھی جاتی ہیں۔ ایسے بھی ماں باپ ہے جو اولاد ہونے کے بعد بھی بوڑھاپے میں اکیلے پڑتے ہیں۔ اسلئے یہ دعا زندگی میں ہر وقت جاری رکھنا ہے۔

رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ2:129+

اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذرّیت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت (پیدا کر دے)۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رَبِّ ٱجْعَلْنِى مُقِيمَ ٱلصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِى رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

رَبَّنَا ٱغْفِرْ لِى وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ ٱلْحِسَابُ14:42+

اے ہمارے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہو گا۔

ہمارے بچپن اور جوانی میں والدین کی قربانی کا کوئی پتا نہیں چلے گا۔ جب ہمیں اولاد پیدا ہو اور زندگی کی مشکلیں سامنے اجائے تو پھر ماں باپ کی قربانی کا پتا چلتا ہے۔ یہ پوری طور پر سمجھنے کے لئے چالیس سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں یہ دعا سکھایی گی ہے کہ: –

وَوَصَّيْنَا ٱلإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاَثُونَ شَهْراً حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيۤ أَنْ أَشكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِيۤ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِيۤ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ46:16

اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا۔ اور اُس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذرّیت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

بچوں کو دولت کی خوشی دینا اصلی محبت نہیں ہے۔ اصلی محبت تو اپنے آپ کو اپنی اولاد کو، رشتہ داروں کو جہنم کی آگ سے بچانا ہے۔ ہماری کوشش تو یہ ہونی چاہیئے کہ ہمارے سبھی رشتہ دار کو، ساتھیوں کو جہنم سے بچائیں۔

يٰأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُواْ قُوۤاْ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً 66:07

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ

اس لئے اپنے آپ کو نیک بنانا پڑیگا اور خد دوسروں کو نیک کرنا پڑیگا۔ جب بھی ہماری اولاد جہنم کی طرف قدم بڑھاتی ہے اس کو روکنا ہماری ذمہ داری بنتی ہے۔

خدا تعالا نے مرد اور عورت کو جزا دینے میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ جو بھی اچھا کام کرے گا ایمان کے ساتھ، عورت ہو یا مرد، ان دونوں کو ایک جیسی جزا ملے گی اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَـٰئِكَ يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُونَ نَقِيراً 4:125

اور مردوں میں سے یا عورتوں میں سے جو نیک اعمال بجا لائے اور وہ مومن ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور وہ کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کیئے جایں گے۔

لیکن خدا تعالا نے قیادت کو مرد کے اوپر دیا ہے۔ یہ اس لئے کہ: –

ٱلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنْفَقُواْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَٱلصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ 4:35

مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتوں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔

یہ آیتِ کریما سے ظاہر ہے کہ بیوی کے اوپر خرچ کرنا مرد کی ذمّہ داری ہے۔ بیوی کا جو بھی مال ہو وہ اپنی ہی دولت ہے۔ خاوند کو اس پر کوئی حق نہیں ہیں، مگر بیوی اپنی خوشی سے اس میں سے دیتی ہے تو وہ لے سکتے ہے لیکن زبردستی کرنا مرد کا حق نہیں ہے۔

وَآتُواْ ٱلنِّسَآءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَّرِيئاً 4:5

اور عورتوں کو ان کے مہر دِلی خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی دِلی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دینے پر راضی ہوں تو اُسے بلا تردّد شوق سے کھاؤ۔

اس آیت میں جو بھی مہر ہم لڑکی کو دیتے ہے وہ مہر واپس لے کر کھانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پھر لڑکی کی کمائی کیسے خاوند اس کی مرضی کے خلاف کھا سکتا ہے؟ لڑکی کو پڑھانے میں اس کی ماں باپ بہت خرچ کرتے ہے اور اس کی کمائی میں ماں باپ کا بھی ایک حق ہوتا ہے۔ لیکن ایسے شوہر بھی ہے جو لڑکی کی کمائی کو پورے کبزے میں لے تے ہیں اور اس کی ماں باپ کو کچھ دینے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔ یہ ایسے لوگ ہے جو جہنّم کا رستہ خد اپنے آپ کے لئے چن لیا ہے۔

شادی کی زندگی میں محبت بھی ہوتی ہے اور کبھی کبھی جگڑا بھی ہوتا ہے۔ لیکن ایک سوال اٹھتا ہے، جھگڑے میں کس کا ساتھ دینا ہے۔ والدیں کا ساتھ رہنا یا بیوی کے ساتھ یا خاوند کے ساتھ۔ اس کے جواب سے قرآن کریم میں یہ کہتا ہے کہ انصاف کا ساتھ رہنا ہے۔

يَا أَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ ٱلْوَالِدَيْنِ وَٱلأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيّاً أَوْ فَقِيراً فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا 4:136

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدیں اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔

شادی کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے اور سوال یہ اٹھتا ہے لڑکا ہونا چاہیئے یا لڑکی۔ ام طور پر زیادہ تر لوگ لڑکے کو پسند کرتے ہیں لیکن خدا نے لڑکی کو زیادہ پسند کیا ہے۔

يَهَبُ لِمَن يَشَآءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَآءُ ٱلذُّكُورَ 42:50

جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَن يَشَآءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ 42:51

یا کبھی اُنہیں باہم ملا جُلا دیتا ہے۔ کچھ نر اور کچھ مادہ۔ نیز جسے چاہیئے اُسے بانجھ بنا دیتا ہے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت والا ہے۔

تو اگر لڑکی بھی ملے تو زیادہ خوشی کی بات ہے اور مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لڑکی ہونا خدا کا فضل ہے اور جنّت میں جانے کے لئے خدا نے ہم کو لڑکیوں کی ذریعہ اسانی مہیا کی ہے۔

ایک عورت سے خدا تعالا کیا توقع رکھتا ہے۔ وہ اس آیت میں بتایا گیا ہے: –

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَٰنٍ يَفْتَرِينَهُۥ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُنَّ ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ 60:13

اے نبی! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں (اور اس (امر) پر تیری بیعت کریں کے وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کری گی اور نہ زنا کری گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کری گی اور نہ ہی (کسی پر) کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ ہی معروف (امور) میں تیری نافرمانی کریں گی تو تُو اُنکی بیعت قبول کر اور اُن کیلئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ادھر چوری کرنے کا کیا مطلب ہے؟ خاوند جب خرچ کے لئے پیسے دیتا ہے اس میں سے چوری کرتی ہے۔ عورت کو یہ چاہیئے کہ وہ شوہر سے محبت کرے اور اپنی ضروریات ان سے بتائیں، تو ضرور خاوند اپنی خوشی سے اس کی ساری مرادیں پوری کریگا۔ اکثر جو چوری کرتی ہیں ایسی لڑکیاں گھمنڑی ہوتی ہے اور خاوند سے شور مچا کر باتیں کرتی ہے۔

بیوی کے نام کے ساتھ شوہر کا نام ملانے کا رواج اسلامی رواج نہیں ہے اور یہ رواج خدا تعالا کے ارشاد کے خلاف ہے۔

33:06 ٱدۡعُوهُمۡ لِأٓبَآئِهِمۡ هُوَ أَقۡسَطُ عِندَ ٱللَّهِ ان کو ان کے آباء کے نام سے یاد کیا کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک انصاف کے زیادہ قریب ہے۔

– باب في تغيير الأسماء

4948ـــ حدثنا عمرو بن عون قال: أخبرنا، ح وحدثنا مسدد قال: ثنا هشيم، عن داود بن عمرو عن عبد اللّه بن أبي زكريا، عن أبي الدرداء قال:

قال رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم: "إنكم تُدعون يوم القيامة بأسمائكم وأسماء آبائكم فأحسنوا أسماءكم".

یہ حدیث ابو داوود سے لیا گیا ہے۔

ابو الدرداء بیان کرتے ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا، قیامت کہ دن آپ اپنے نام اور اپنے باپ کے نام کے ساتھ پکارے جائینگے۔ اس لئے اپنے آپ کے لئے اچھا نام چنا کیا کرو۔

اگر بیوی یا خاوند میں ایسی کوئی بد اخلاقی ہے تو اُسے سہنے میں بھی خدا تعالا نے جزا رکھا ہے اور ایسی کوئی مشکلات ہو تو خدا کو یاد کر کے سہنا بھی اچھی بات ہے۔

ایک حدیث میں رسول کریم ﷺ فرماتے ہے:

جو خاوند بیوی کی بد اخلاقی سہتا ہے اس کو ایسی جزا ملے گا جیسا ایوب نبی علیہ السلام کو دیا گیا تھا، اور جو بیوی اپنے خاوند کی بد اخلاقی سہتی ہے اس کو ایسی جزا ملے گی جیسا فرعون کی بیوی حضرت اسیہ کو ملی تھی۔

جو بھی خوشیاں ہمیں اس زندگی سے ملتی ہے سب خدا سے ہی ملتی ہے۔ شادی بھی ایک ایسا ہی موقع ہے۔ لیکن اس وقت خدا کا حکم کو بھول جانا ناشکری بن جاتی ہے۔ ہم نماز کو چوڑتے ہے۔ رات دیر تک باتیں کر کے صبح نہیں اٹھتے اور فجر کی نماز کھو بیٹھتے ہیں۔ خدا تعالا نماز کے بارے میں بتاتا ہے کہ:-

فَإِنَّ ٱلصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً 4:104

یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقرّہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

نماز سہیح وقت پر ادا کرنا مؤمن کا کام ہے اور دوسری جگہ یہ فرمایا گیا ہے کہ: -

حَافِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَاتِ وٱلصَّلاَةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُواْ لِلَّهِ قَانِتِينَ2:239

(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔

شادی بھی ہماری زندگی کا ایک وسطی ہے اور اسی کے دوران نماز کو ہر گز چھوڑنا نہیں چاہئے اور نماز کو سہیح وقت پر ادا کرنا ہماری کوشش ہونی چاہئے۔

ابھی شادی کہ بارے میں اور کچھ حدیثیں پڑھکر سناؤنگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ, عِنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: (تُنْكَحُ المَرْأَةُ لأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا ولِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلَدِيْنِهَا, فَاظْفَرْ بِذاتِ الدِّينِ, تَرَبَتْ يَداكَ)

حضرت ابو هریرهؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عورت سے مالداری، خاندانی وجاہت، حسن وجمال اور دینداری کے باعث نکاح کیا جاتا ہے تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں تجھے کوئی دیندار عورت حاصل کرنا چاہئے۔

Following excerpt taken from a khutba given by Hadhrat Khalifatul Masih IV

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جانے والا ہے۔ چنانچہ امام بھی نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جانے والا ہے۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھی جانے والی ہے۔(بخاری کتاب الوصایا) یعنی وہ بچے جو گھر میں پرورش پاتے ہیں اور دوسرے حقوق جو ہیں وہ ان کی نگران ہے اور اس بارے میں وہ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگی۔

حضرت سعد بن وقاصؓ روایت کرتے ہیں۔ آپؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی رضا چاہتے ہوئے جو خرچ کروگے اس پر تمہیں ضرور اجر ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔(بخاری کتاب الایمان)

مسلم کتاب الزکوٰۃ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ایک دینار تُو خدا کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار تُو گردن آزاد کروانے پر خرچ کرے، اور ایک دینار کسی مسکین پر خرچ کرے اور ایک دینار تُو اپنے اہل پر خرچ کرے تو ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار کا ہوگا جو تُو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہوگا۔

ترمذی کتاب النکاح سے یہ روایت قیس بن طلق کی لی گئی ہے جو اپنے والد طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے پاس چلے آئے خواہ وہ تنور پر کھڑی ہو۔(سنن ترمذی کتاب النکاح۔ باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة)۔ تنور پر کھڑی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خواہ روٹی جل رہی ہو اور یہ نہ

کہے کہ میں انتظار کر رہی ہوں روٹیاں پکا رہی ہوں مگر اگر خاوند کو ضرورت ہے تو اس کا پہلا حق ہے اس کی آواز پر لبیک کہے۔

مسند احمد میں یہ روایت ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی عورت پنچوں وقت نماز پڑھتی ہے اور رمضان کے روزے رکھتی ہے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ جنت کے جس دروازے سے تو چاہے داخل ہو جا۔ (مسند احمد. مسند العشرة المبشرة بالجنة) اب یہ جنت کے دروازوں کے متعلق بھی بار بار وضاحت کی گئی ہے کوئی ایسا گیٹ نہیں لگا ہوا وہاں یا کئی گیٹ نہیں لگے ہوئے کہ جہاں سے مرضی داخل ہو جاؤ۔ مراد یہ ہے کہ اپنی پسند سے خدا تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ اور تیرا حق ہے کہ ہر دروازے سے داخل ہو یعنی رضا کے لحاظ سے بھی تو نے جو بھی فرائض تھے سب پورے کر دئے اس لئے کہ عورت کو یہ نیکیاں اختیار کرنے میں خدا تعالیٰ یہ جزا دے گا کہ جس طرح چاہے جنت میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا۔

بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے آگ دکھائی گئی ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کا ارتکاب کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ وہ احسان فراموشی کی مُرتکب ہوتی ہیں اگر تو ان میں سے کسی سے ساری عمر احسان کرے اور پھر وہ تیری طرف سے کوئی بات خلاف طبیعت دیکھے تو کہتی ہے میں نے تیری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر)

اب یہ ایک ایسی حدیث ہے جس سے میرا دل ہمیشہ دہل جاتا ہے کہ عورتوں کے پاؤں کے نیچے جنت بھی ہے اور عورتیں بہت تکلیفیں اٹھاتیں، اولاد کو اپنے پیٹ میں پالتیں اور ہر لحاظ سے ان کے حقوق ہیں یہاں تک کہ ان کے متعلق یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ان کے پاؤں تلے جنت ہے بچوں کے لئے۔ اس کے باوجود جہنم میں جوان کی کثرت کا ذکر ہے اس سے میرا دل دہل جاتا ہے اور چھوٹی سی بات کی اگر فکر کریں تو پھر اس بات کو وہ محسوس کر لیں کہ معمولی سی نیکی کرنے سے ان کو خدا تعالیٰ عذاب سے بچالے گا۔ یہ عموماً کہتی ہیں۔ پتہ نہیں کیا وجہ ہے کہ عورتوں کی کیا عادت ہے کہ جب ناراض ہوں کوئی لڑائی تو خاوند بیچارے نے ساری عمر بھی خدمت کی ہو وہ کہتی ہیں ہم نے تجھ سے کوئی سکون نہیں پایا ہمیشہ تو نے برائی ہی کی ہے ہماری۔ اور ساری عمر کے احسانات وہ ایک طرف پھینک

دیتی ہیں۔ یہ وہ عادت ہے جس سے توبہ آسان ہے۔ استغفار کریں، غصہ آئے تو خاموش ہو جایا کریں اور کچھ دیر کے بعد سمجھ آجائے گی کہ خاوند نے بہت احسانات کئے ہوئے ہیں اور اتنی سی بات سے اگر جہنم کی آگ سے بچ سکتی ہیں تو ایسی نیکی نہیں جو اختیار نہ کی جاسکتی ہو، بہت بھاری اور بڑی نیکی نہیں، بہت معمولی بات ہے۔

آخر پر ایک حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ" یعنی آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الطلاق)

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: "مرد گھر کا کشتی بان ہوتا ہے، اگر وہ ڈوبے گا تو کشتی بھی ساتھ ہی ڈوبے گی اسی لیے کہا اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ اُس کی رَستگاری کے ساتھ اُس کے اہل و عیال کی رستگاری ہے"۔ (البدر، جلد3، نمبر 27، بتاریخ 12 / جولائی 1904ء صفحہ 4) یہاں قَوَّامُوْنَ کا غلط مطلب بعض مرد سمجھتے ہیں۔ قوّام کا مطلب غالب اور تشدد کرنے والا نہیں ہے۔ قوّام سے مطلب ہے سیدھا رکھنے والا، اپنی بیوی کو سیدھا رکھنا اور اس کی تربیت کرنا یہ مرد کا فرض ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اپنے فرائض سے غفلت کرنے والا بنے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰ والسلام نے فرمایا "اس کی رستگاری کے ساتھ اس کے اہل کی رستگاری ہے"۔ اگر وہ بد باتوں سے آزاد رہنا چاہتا ہے، غلط باتوں سے آزاد رہنا چاہتا ہے تو خود صاف بنے تو بیوی بھی صاف ہی بنے گی۔

اسی بات کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "مرد چونکہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ کا مصداق ہے اس لئے اگر وہ لعنت لیتا ہے تو وہ لعنت بیوی بچوں کو بھی دیتا ہے۔ اور اگر برکت پاتا ہے تو ہمسایوں اور شہر والوں تک کو بھی دیتا ہے"۔ (الحکم، جلد 6 ، نمبر 19، بتاریخ 24 / مئی 1902ء صفحہ 8)

اب یہ ایک ایسا حکم ہے جس کو عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ عورتوں پر ایسار تجھتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ آزادی کا ان کا حق یہ ہے کہ ان کو دین کے معاملات میں کھلی چھٹی دے دی جائے اور بہت سے افسروں میں یہ عادت ہے کہ اپنی بیویوں کو بے پردہ مجالس میں لے کے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ہم نے بیوی پر بڑا احسان کیا ہے کہ اس کو کھلی رخصت دے دی ہے۔ یہ ناجائز حرکت ہے اور بیوی پر خوب کھول دینا چاہئے کہ دین کے معاملے میں میں

ہر گز نرمی نہیں کروں گا لیکن دنیاوی معاملات میں ہر آسودگی دوں گا، ہر آسائش مہیا کروں گا اس لئے یہ نہ سمجھنا کہ میں دنیاوی لحاظ سے چشم پوشی نہیں کر سکتا وہ میں کرتا رہوں گا مگر دین کے معاملے میں سمجھ لو کہ دین کی حدود سے تجاوز کرنے کی اجازت میں تمہیں نہیں دے سکتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ اصلوٰۃ والسلام کے ایک مکتوب میں جو میاں عبد اللہ سنوری صاحبؓ کے نام ایک خط تھا اس کا ایک اقتباس ہے "عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کرے گی تو خدا ان کو ہر بلا سے بچاوے گا اور ان کی اولاد عمر والی ہوگی اور نیک بخت ہوگی"۔ (مکتوبات احمد جلد 5 نمبر 5 صفحہ 207)

پھر ملفوظات میں درج ہے: "اگرچہ آنحضرت ﷺ کی بیویوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا مگر تاہم آپ کی بیویاں سب کام کر لیا کرتی تھیں۔ جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھیں اور ساتھ اس کے عبادت بھی کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسّہ لٹکار کھا تھا کہ عبادت میں اونگھ نہ آجائے۔ عورتوں کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندوں کا حق ادا کرنا ہے ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجالانا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ 53)

پھر فرماتے ہیں "عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک لعنتی ہیں"۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "وہ لعنتی ہیں"۔ یہ اس لحاظ سے لعنتی لفظ بہت سخت ہے مگر بالکل صحیح چسپاں ہوتا ہے۔ "ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجالائے اور پس پشت اس کے لئے اس کی خیر خواہ نہ ہو"۔ یہ پس پشت کی جو خیر خواہی ہے یہ بہت ہی اہم ہے اور اس کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں بہت اولادیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ مجھے ایک دفعہ اس بات کا شوق پیدا ہوا پتہ کریں کہ بڑے بڑے مخلص لوگوں کی اولادیں جو پھر گئیں یا مرتد ہو گئیں کیا وجہ تھی۔ تو پشاور، صوبہ سرحد میں بھی میں نے تحقیق کی، بنگال جا کے بھی

تحقیق کی تو ہر صورت میں یہ پتہ چلا کہ خاوند جب باہر ہوتا تھا تو بیوی اپنے بچوں کے کان بھرتی تھی اور خاوند کے خلاف باتیں کرتی رہتی تھی۔
تو غیر حاضری میں خاوند کے حقوق ادا کرنا بہت ہی ضروری ہے اور اگر غیر حاضری میں اس کے خلاف بچوں کے کان میں بری باتیں پھونکی جائیں گی تو وہ بچے باپ کے تو بہر حال نہیں بنیں گے مگر اکثر ماں کے بھی نہیں بنتے، کسی کے بھی نہیں رہتے۔ وہ یوں ہی ایک ایسے جہاز کی طرح جس کا کوئی سہارا نہ ہو موڑنے کی کوئی چیز نہ ہو وہ طوفانی موجوں میں جو گناہ کی طوفانی موجیں ہیں ان میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے بھی بہت زور دیا اور اسی زور کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زور دیا ہے کہ خاوند کی غیر موجودگی میں کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے تمہاری اولاد تباہ ہو جائے۔

پھر بعض دفعہ کہتے ہیں عورتوں سے تو کوئی پردہ نہیں۔ ہر قسم کی عورت گھر میں آسکتی ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں بہت ہی اہم تاکید کرتے ہیں "عورتوں پر بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضعی عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں"۔ بدکار نوکرانیاں اپنی خدمت میں نہ رکھیں ورنہ اس کے بہت برے نتائج نکل سکتے ہیں تو وہ بعد میں اس وقت پچھتائیں گی جب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوگا۔ "کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو"۔ (ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۴۷، ۴۸)

"قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروّت اور احسان کی رُو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں عورتوں کی کس قدر عزّت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھرایا گیا ہے۔ اور بہر حال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروّت سے پیش آتے ہو۔" (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳، صفحہ ۲۸۸)

اس ضمن میں جو عورتوں کی آزادی کی موومنٹس (Movements) ہیں ان کی طرف سے کئی سوالوں کی مجلس میں جب مجھ سے سوال ہوتا ہے تو میں ان کو سمجھاتا ہوں کہ یہ ایک فطری تقاضا ہے کہ مرد زیادہ طاقتور ہے اور عورت کمزور ہے۔ عورت نازک ہے اور مرد کی سکینت اور عورت کی سکینت دونوں کے لئے یہ بات ضروری تھی تو برابری تم کیسے مانو گی۔ کیا کبھی باکسنگ (Boxing) میں بھی برابری ہو سکتی ہے کہ ایک طرف عورت ہو اور دوسری طرف مرد

با کسر ہو؟ کیا دوڑوں میں بھی تم برابری رکھتے ہو مردوں اور عورتوں کی دوڑ میں اکٹھی کرواتے ہو؟ کیا دوسری کھیلوں میں عورتوں اور مردوں کی کھیلیں الگ الگ نہیں ہوتیں؟ تو دل سے تسلیم کرتے ہو کہ مردوں کو خدا نے مضبوط قویٰ دئے ہیں اور عورتیں ہر چیز میں محض فرضی طور پر برابری نہیں کر سکتیں تو جب تم تقسیم کر رہے ہو تو پھر خدا تعالیٰ کی اس بات کو ماننے میں تمہیں کیا حرج ہے کہ عورتوں اور مردوں کے قویٰ کا فرق ہے اور اس پہلو سے مناسب حال ذمہ داریاں ان کو سپرد کرنی چاہئیں۔

اب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کو حضرت ام المومنینؓ نے جو نصائح فرمائی تھیں ان میں سے کچھ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے الفاظ میں مَیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ "مجھے جو شادی کے ایام میں آپ نے چند نصائح کی تھیں وہ بھی تحریر کر دینا میرے خیال میں مفید ہوگا۔ فرمایا اپنے شوہر سے پوشیدہ کوئی کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز کبھی نہیں کرنا"۔ اگر کوئی کام چھپانے کی ضرورت ہے تو نہ کرو وہی پہچان ہے اس بات کی کہ یہ ناجائز بات ہے۔ "شوہر نہ دیکھے مگر خدا تو دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔ اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا، صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے"۔

"کبھی ان کے غصے کے وقت نہ بولنا"۔ اس سے پہلے جو ذکر ہے نا کہ عورتیں غصہ کے وقت میں کہہ دیتی ہیں ہم پر کوئی احسان نہیں کیا اور ساری عمر ظلم کیا ہے۔ یہ غصے کی حالت میں بولنے کا نتیجہ ہے۔ تو اس بدی سے بچنے کا بہترین ذریعہ حضرت اماں جانؓ یہ بیان کرتی ہیں۔ "کبھی ان کے غصے کے وقت نہ بولنا۔ تم پر یا کسی نوکر یا بچے پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت نہ بولنا۔ غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا۔ غصے میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصے میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔ ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔ کسی کی برائی نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے۔ تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہاری بھلا کرے گا۔"

(۲) اعلانِ نکاح

مکرّم جناب ------------- صاحب کیا آپ کو اپنی بیٹی مکرّمہ ------------- صاحبہ کا نکاح مکرّم------------- ابن مکرّم ------------- صاحب سے ------------- رپیہ حق مہر پر منظور ہے؟

مکرّم ------------- صاحب کیا آپ کو اپنا نکاح مکرّمہ ------------- صاحبہ -------------بنت مکرّم ------------- صاحب سے ------------- روپیہ حق مہر پر منظور ہے؟

(۳) دعا